عقیدہ توحید

یا علی مدد / جائز یا شرک؟

محمد طلحہ علوی – علامہ انور علی نجفی

Reply by Azhar H. Abro

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

یا علی مدد ۔ جائز یا شرک؟

میں علامہ محسن نجفی صاحب کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں علامہ محسن نجفی کو اپنا غائبانہ استاد مانتا ہوں۔ ان کی تفسیر "تفسیر کوثر" سے عمدہ تفسیر میں نے کوئی نہیں پائی۔

یہ موضوع "یا علی مدد - جائز یا شرک؟" بہت حساس اور آج کے دور کے لیے بہت ضروری ہے۔ اگرچہ میں شیعہ ہونے کے ناطے اس کے صریح خلاف ہوں، لیکن بندۂ حقیر نے اس پر تحقیق کی اور ایک کتاب لکھی" :یا علی مدد - جائز یا شرک؟"

Archive.org پر مطالعہ کریں

مولانا محسن نجفی صاحب کی گفتگو اور تجزیہ

میں علامہ نجفی صاحب کی باتوں کو بہت غور سے سن رہا تھا۔ 27ویں منٹ تک کی بحث میں، نجفی صاحب فلسفیانہ طور پر بہت عمدہ جوابات دے چکے تھے، یعنی نظریاتی طور پر ان کی توضیحات بہت معقول ہیں۔

پر مسئلہ یہ ہے کہ یہ سب باتیں اانبیاء و ائمہ ہدٰی سے "عملی طور" پر ثابت نہیں!!

(مطلب نبی یا امام سے ایسا کوئی کام سرزد نہیں ہوا،...

اور انہوں نے بھی جو مثالیں دیں... وہ زندہ کا زندہ کو پکارنا ہے۔)

1.نماز و روزہ سے مدد لینا (27:30@)

آیت:
وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ
)البقرہ: 45(

مفہوم :نماز اور صبر سے مدد لو۔

وضاحت:

- **نماز پڑھو گے تو اللہ مدد کرے گا۔**
- **روزہ رکھو گے تو اللہ مدد کرے گا۔**
- **اس کا مطلب یہ نہیں کہ نماز کو پکارا جائے، بلکہ نماز کے ذریعے اللہ کی مدد حاصل کی جائے۔**
- **اسی طرح اگر کہا جائے "کمپیوٹر سے مدد لو" تو اس کا مطلب ہوگا کہ کمپیوٹر استعمال کرو، نہ کہ کمپیوٹر کو پکارو کہ میری مدد کرے۔**
- **تو اسی طرح "رسول ﷺ/ علیؑ" سے مدد لینا بھی اسی طرح بنے گا کہ " ان کی تعلیمات و سنت" پر عمل کرو گے تو اللہ مدد کرے گا! (ذرا غور کریں۔)**

---

2. یا علی مدد کے عقیدے کے خلاف قرآن کی دلیل @29:00

آیت:
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ
)یونس، 10:18(

مفہوم :یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔

---

3. عقیدہ اور عام انسان کے گمراہ ہونے کا خدشہ

- **مولانا محسن نجفی صاحب نے 27ویں سے 30ویں منٹ تک "عقیدے" پر بہت زور دیا، لیکن عام مسلمان "الفاظ" کو دیکھتا ہے، وہ ان کے پیغام کا صحیح مطلب نہیں سمجھ سکتا۔**

- **پر آپ جو "بول رہے ہیں"... اس سے نادان مسلمان گمراہ ہو رہا ہے..**
- **وہ یہ نہیں سمجھ رہا "میرا عقیدہ کیا ہے".. وہ صرف یہ ہی سمجھ رہا ہے جو "آپ بول رہے ہیں۔"**
- **نادان انسان "الفاظوں" کو دیکھتا ہے... الفاظوں میں چھپے خفیہ پیغام اُس تک نہیں پہنچ رہا...**
-
- **اگر بالفرض "یا علی مدد" شرک نہ بھی ہو، پر اگر اس سے عام مسلمان کے گمراہ ہونے کا خدشہ پایا جاتا ہو،،،**
- **وہ یہ نہیں جانتا، میں نام "علی" کا لے رہا، پر اصل میں مانگ "اللہ" سے رہا...**
- **اب ڈاکٹر کی مثال میں تو انسان کو "جلدی" بہت ہوتی.. پر دعا میں اسے ایسی کیا اتنی جلدی پڑی کہ "علی" کی جگہ "اللہ" کا نام نہیں لے سکتا۔**
- **(کیا زبان دکھتی ہے اللہ کا نام لینے سے؟؟)**
- **یا "اللہ" دیر سے سنیں گا... اور مول علی جلدی سن لیں گیں؟؟ اللہ دیر سے مستجاب کرے گا اور علیؑ جلدی دعا مستجاب کرلیں گے؟؟؟**
- **پر سوال یہی تھا۔ اگر عام انسان آپ کے الفاظ سے گمراہ ہو رہا ہو، یا اس کے گمراہ ہونے کا خدشہ ہو..**
- **تو "عالم" کی حیثیت سے، ذمہ داری کیا بنتی ہے کہ ایسی پرکٹس کو ترویج و ہمت افزائی کرنی چاہیئے؟؟؟ (جس سے انسان شرک میں مبتلا ہو/گمراہ ہو)**

-

- **اگر عام انسان "یا علی مدد" کو غلط مطلب میں لے لے اور علیؑ کو اللہ سمجھ بیٹھے، تو اس کی گمراہی کی ذمہ داری کس پر ہوگی؟**

---

4. فرق تو ہونا چاہیے 42:05@

سوال اچھا تھا۔ پر آغا صاحب شاید سمجھ نہیں سکے۔۔۔

ویسے تو علماء ہمیں پٹی پڑھا گئے کہ اگر کوئی یہ کہتا "یا اللہ تیرا شکر اور اے بندے تیرا شکر "

تو یہ بھی شرک کے زمرہ میں آتا۔ کہ

بندے نے اللہ کو اور بندے کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا۔

(چیک کتاب گناہانِ کبیرہ)

پر ائمہ سے قرب کے معاملے میں ۔۔۔ پھر کوئی حد نہیں رہتی۔

تقرب اللہ، یا تقرِبِ رسول، یا تقرب امام صف ایک ہی صِف میں آگئے۔۔

یعنی کچھ فرق تو ہونا چاہیے!!!۔

اس معاملے میں میں قرآن کی سورہ نوح کی آیت۔ کی دلیل کے طور پر پیش کروں گا۔۔

وَ قَالُوۡا لَا تَذَرُنَّ اٰلِہَتَکُمۡ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۬ۙ وَّ لَا یَغُوۡثَ وَ یَعُوۡقَ وَ نَسۡرًا ﴿ۚ۲۳﴾

۲۳۔ اور کہنے لگے: اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔

اور تفسیر خود علامہ محسن نجفی کی پیشِ خدمت ہے۔۔ وہ لکھتے ہیں

"ممکن ہے کہ ان معبودوں کے نام حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ نجات پانے والوں کے ذریعے آنے والی نسلوں میں منتقل ہو گئے ہوں اور بعد کے انحرافی عناصر نے انہی ناموں کو دوبارہ زندہ کیا ہو۔"

اور تفسیر نمونہ میں لکھا ہے

-1"بعض نے یہ کہا کہ یہ پانچ نیک اور صالح افراد کے نام ہیں ، جو نوحؑ سے پہلے دنیا میں گزرے ہیں ۔ جب وہ دنیا سے چل بسے تو ابلیس کی تحریک پر لوگوں نے

یادگار کے طور پر ان کے مجسمے بنا لیے اور ان کا احترام و عزت کرنے کرنے لگے اور آہستہ آستہ بت پرستی کی صورت اختیار کرلی۔"

اور یہ جملہ 44:00@ ان کا اس مقام پر۔۔۔ اگرچہ بہت درست ہے۔۔

پر قرآن کی اور اللہ کے پیغام کے خلاف ہے۔۔۔

---

5. ایک منطقی غلطی / جسکو اللہ مل جائے اُسے اور کیا چاہیے؟

دوسری ایک عقلی/منطقی بات۔۔۔

پہلی بات تو یہ نہیں معلوم بندہ اگر ساری زندگی امام سے محبت کا دم بھرتا رہا

اور علی سے مدد مانگتا رہا۔۔

اور علی کی قبر کی زیارت سیکڑوں بار کرتا رہے۔۔

تو اس کے بعد بھی علی کی محبت و رضا اس کو حاصل ہوجائے۔۔

(کیونکہ محبت تو "وہ" بھی صرف اُسی سے کرتے جو "اللہ" کی راہ پر چلتا)

دوسری بات۔۔۔ اگر راضی ہو بھی جائیں۔۔

تو اس سے "اللہ کے راضی ہونے کی دلیل" نہیں بنتا۔۔

پر اگر "اللہ راضی" ہوجائے تو پھر ہر "اللہ والے" کی رضا خود بخود مل جاتی۔

یعنی چھوٹی چیز کے ملنے سے بڑی چیز کا ملنا لازم نہیں۔

پر بڑی چیز کے ملنے سے سب چھوٹی چیزیں خود بہ خود اس میں آجاتی۔

اس کی دلیل خود قرآن سے ہے۔۔

سورہ ہود میں۔

حضرت نوحؑ نے پکارا۔ اللہ تعالٰی میرا بیٹا اسے بچالے۔ تونے وعدہ بھی کیا تھا اہلبیت کو بچانے کا۔

اللہ تعالٰی نے کہا "نو"۔ مجھ سے وہ نہ مانگا جو تو نہیں جانتا ...

حضرت نوح اولوالعزم پیغمبر تھے... اور جس سے محبت کرتے تھے وہ ان کا بیٹا تھا

(کوئی دور کا رشتہ والا شیعہ بھی نہیں)

پر انکی محبت اللہ کے امر کے سامنے کام نہ آئی۔

6- "بھی" نہیں – سب ایک @50:40

اس مقام پر آپ نے جو بات کہی...

"سب ایک ہیں"!

آپ نے "علمی اعتبار سے" جس سینس میں کہا۔ ۔وہ تو ایک بات ہے۔

پر گفتگو ہورہی تھی "یا علی مدد" کے حوالے سے۔

اب عام بندہ تو یہ ہی سمجھے گا کہ ایک تو آپ "یا علی مدد" جائزکہتے۔

اوپر سے کہہ رہے ... اللہ اور محمدﷺ، اور علیؑ، اور سب ائمہ"ایک ہیں!"

تو ایسا لگتا جیسے آپ نے اللہ اور یہ سب ہستیاں آپس میں ضم کردی۔

آپ کی کس بات سے کون کیا مفہوم و مطلب لے تا ہے۔

یقینا عالم ہونے نے ناطے ... علماء سے سوال تو ہونا ہے۔

(اور عالم کی ذمہ داری ہے کہ کوئی بھی ذو معنی بات نہ کہے... اسپیشلی جب توحید ڈسکس ہورہی ہو۔)

اب کسی نے علی کو ہی اگر اللہ سمجھ لیا... کہ ایک ہیں، اور علی سے مدد مانگنا ایسا ہے جیسے اللہ سے مدد مانگ رہے... تو آپ کم فہم لوگوں کو کس طرف دھکیل رہے... ؟؟؟؟

7. کیا شرک کیا نہیں۔ بہت کنفیوژن ہے!؟ 17:00@

ایسے کرلیں تو شرک ہیں، ویسے کرلیں تو نہیں ہیں۔

زندہ سے مانگیں مُردہ سے نہ مانگیں، زندہ کون مُردہ کون....

وغیرہ وغیرہ...

اب اس ساری کنفیوژن کے صرف دو جواب کافی ہیں...

ایک اللہ تعالٰی نے قرآن میں دیا۔۔

اور ایک امام کا قول ہے۔۔

اللہ نے قرآن میں فرمایا:

وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ ١٠٦ (یوسف، 12:106)

ترجمہ :اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر اس طرح کہ کسی نہ کسی نوع کا شرک بھی کرتے ہیں۔

قولِ امام :الاشراک فی الناس اخفی من دبیب النمل علی المسح الاسود فی اللیلۃ المظلمۃ۔
(ترجمہ: لوگوں میں شرک، تاریک رات میں، کالی چادر پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ مخفی ہے۔)

نتیجہ :جب "شرک" اتنا مخفی ہے... تو احتیاطا ہر اُس چیز سے دور رہنے میں ہی حکمت ہے۔۔

8. نبی کریمﷺ اور آئمہ علیہم السلام کا طرز عمل

- نبی کریم ﷺ نے کبھی نہیں کہا "یا ابراہیم مدد" ,"یا موسیٰ مدد" ,"یا عیسیٰ مدد"۔
- کسی امام نے اپنے سے پہلے فوت شدہ امام کو کبھی نہیں پکارا۔
- جب "عملی طور پر" یہ چیز ثابت نہیں، تو ہم کیوں "نظریاتی" طور پر اس کو ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں؟
- اگر کوئی پوری زندگی "یا علی مدد" نہ کہے، تو قیامت کے دن اللہ اس سے نہیں پوچھے گا کہ علیؑ کو کیوں نہیں پکارا؟
- لیکن اگر کوئی "یا علی مدد" کہتا رہے اور "شرکِ خفی" میں مبتلا ہو جائے، تو قرآن کے مطابق ہر گناہ کی معافی ممکن ہے، لیکن شرک کی نہیں!

مولا علیؑ کی وصیت (توحید کن کے پاس اور عمل کن کے پاس) 51:30@

عجیب بات ہے۔۔۔ توحید ملتی اہلبیت کے در سے ہے،

اور "عمل" اس پر "شیعہ اہلِ بیت" کو ہی نہیں کرنا۔

اہلبیت بول کر گئے۔۔ اللہ کو پکارو۔۔۔

ہم کہیں گے نہیں آپ کو پکاریں گے۔۔۔

۔

اسی مناسبت سے میں اپنی بات کا ختم بھی۔۔۔ مولا علی کے نہج البلاغہ

اس قول سے کرنا چاہوں گا ...

جو در حقیقت قول نہیں بلکہ "نصیحت" ہے۔۔

۔۔۔ نہیں نصیحت بھی نہیں "وصیت" ہے۔۔۔

(کہ خدا کا واسطہ جس "توحید" کی آپ بات کر رہے۔۔۔ اس پر مولا علی کی وصیت سمجھ کر عمل بھی کرلیں۔۔)

نہج البلاغہ، وصیت 31:

"یاد رکھو کہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کے تمام خزانے ہیں، اس نے تم کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور قبولیت کی ضمانت دی ہے اور تمہیں مامور کیا ہے کہ تم سوال کرو تاکہ وہ عطا کرے اور تم طلب رحمت کرو تاکہ وہ تم پر رحم کرے۔ اس نے تمہارے اور اپنے درمیان کوئی حاجب نہیں رکھا ہے اور نہ تمہیں کسی سفارش کرنے والے کا محتاج بنایا ہے۔"

نتیجہ

یہ بحث واضح کرتی ہے کہ "یا علی مدد "کہنے میں خطرات موجود ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ اسے "وسیلہ" کے طور پر جائز سمجھتے ہیں، لیکن عام مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا خدشہ اس کو بالکل ناقابلِ قبول بنا دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آئمہ علیہم السلام کی سنت کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہمیں صرف "اللہ "سے مدد مانگنی چاہیے، کیونکہ قرآن کا واضح حکم ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں

.

مکمل گفتگو کے لیے ویڈیو دیکھیں:

یوٹیوب ویڈیو

/ اظہر حسین ابڑو، 2025/02/27